منشور محمدی

سنہ ۹۰ ہجری

مطبوعہ ۵- رجب المرجب

ثنا رسولان سلف سلسلہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریتہ ہم انجیل فرقان تنجیں	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی تعریف

مستوجب حمد و ثنا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے — جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہے — وہ افسر فرق انبیا ہے — خورشید عرب سامہ عجم ہے

عالم ہے قدیر ہی احد ہی — سلطان قمر وابد ہے — شاہنشہ کشور نبوت — محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — سب پر شرف نبی عیان ہے — آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہی — وہ غارس باغ کن فکان ہی — ای خامۂ عیش لکھ اوصاف — وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اشارہ ہزار عالم اوسکے — جب سے نکلا یہ رشک گلزار — منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہا حسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جو فضل و شرف اسے بجا ہے — نظروں سے گرے جہان کے اخیار

شاہنشہ ملک بے مثالے — محبوب حریم لایزالے — نور رخ دلپذیر اسلام — بہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے — شمس الاخیار آسمان پر — ماحیٔ علل ظہور اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے — گرتا ہی بقلب زار ہشاد — ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی — چشمے میں صحیح سب کریف — منشور محمدی کی فریاد

کہا لکھون ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہی اعرفناک — عمدہ خبرین نفیس سنمون — بے شبہ ہی افسر خلایف

جب لغت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — ہر سال دیہ پانچ جود سے — ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک — پر شرط ہی پیشگی کی ای یار — اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علی رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ — سال و مہ و روز و شب الٰہی — ابعد سے کچھ نہیں سروکار

اس نظم کو کر چکا جب ارقام — توقیع محمدی رکھا نام — ہو اسکو بہت بڑی ترقی

نماز کا محتسب

ہم جہان دنیاوی انتظامون کی بہار رکھتے ہین اگر وہان بھولے سے کبھی کبھی دینی کام پر بھی اوکھر کر گر پڑا کرین تو کوئی عیب کی بات نہین ہے کیونکہ دینی دنیوی معاملات کا مخلوط رہنا ازل سے ہوتا چلا آیا ہے ہر فرمانروای وقت اپنی عہد حکومت مین ہمیشہ اصولیات دین کا حامی اور معاون بنا رہا ہے **قیصر ہند** جیسی ملکہ حضرت آدم کے وقت سے لیکر اسدم تک روے زمین پر کہین پیدا ہوی ہو تو کوی ہمین بتائے - بے تعصبی اور آزاد پسندی مین ملکہ معظمہ کا ثانی جماعت اہاشت کسکی ہماری نزدیک طبقہ رجال مین بھی کوئی بشر نہین نکلیگا - بااین ہمہ حضور ممدوحہ فقط **حامی دین مسیحی** لکھی جاتی ہین جسپر آزاد اخبارون نے کئی بار نکتہ چینیان بھی کی ہین - انڈیا کی ہر گوشہ مین لاکھون پادری مسیحی مشن موجود ہین تا دین عیسوی کو اچھی طرح فروغ ہو - ہمارا مطلب اس ساری تمہید سے صرف یہہ نکلا کہ حکمران وقت کو بی تعصب انداز مین اپنے مذہب کی حمایت کرنا کسیطرح بجا نہین ہے -

ہندو بھائی نہایت قابل تحسین ہین کہ اونکا ہر فرد معمولی طاعات کو بجالانے مین کبھی قصور نہین کرتا کم حیثیت آدمیون کی بہ نسبت متمول اور ممتاز ہنود کو اور بھی زیادہ پوجا پاٹ کرتے ہوے دیکھا گیا ہے برخلاف مسلمان حضرات کی کہ سپاہگری مین اگر ایک آدہ وقت جھوٹی سچی ٹکر لگا بھی لیتی تھے تو اب منشی جی ہوکر فرایض ایکطرف خدا رسول کو جواب دے بیٹھے

رائدن لغویات مین کاٹنا انکا دلی مشغلہ ہوگیا - مسلمانہ روزہ کو بکواس سے جی نہین بھرتا - رمضان کی مہینے کو چورون کی طرح دکار جاتی ہین اور عیدین مین بانکپن دکھانے کو سب سے پہلے موجود -

بہوپال کی دیندار ریاست نے اسلامی حمایت اور مسلمان رعایا کی اصلاح مذہبی کی غرض سے بالفعل کئی محتسب مقرر فرمائی ہین جو تمام ریاست مین گرد آوری کرتی ہوی خالص اسی امر کی پڑتال کیا کرتی ہین کہ مسلمان لوگون مین بے نمازون کی تعداد کہان تک ہے وہ کوششین کرتی ہین کہ تمام مسلمان رعایا پابند صوم وصلوات ہوکر طہارت اور ایمانداری مین ترقیات کرے - اسی امر کی ماہوار نقشے بھی مرتب ہوہوکر صدر ریاست مین ارسال ہوا کرتی ہین - پس ایسے عمدہ کام کی تقلید مین مسلمان والیان ملک کو بہت جلدی سبقت فرمانی چاہیے علی الخصوص ہم اپنی دارالریاست اولوالعزم بہاولپور کو اسطرف توجہ دلاتے ہین کہ وہ بھی ایسے دو منتخب عالمون کو **محتسب** قرار دیکر بہاولپور کے تمام قلمرو مین اس نیک کارروائی کو جاری فرماوے

فقط - صادق الاخبار

بقیہ تحقیقات نسبت انجیل کی کہ کس صدی سے رواج پائی ہی مع نقل اقوال محققین علماء مسیحی کی

سورہ انعام پارہ ۸ وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۔ استرا مچندر متوفی دہلوی نے

اعجاز القرآن مین یہہ اعتراض کیا ہے کہ عبداللہ ابن
ابی سرح کی زبان سے نکلا فتبارک اللہ احسن
الخالقین پیغمبر نے کہا کہ یہہ بھی لکھدی اوسنے کہا کہ
اگر ایسا ہی نزول وحی کا حال ہے تو مجھپر بھی نازل
ہوا اور وہ مرتد ہوگیا جواب ماں یہہ روایت تفاسیر
مین واقع ہوی ہی مگر نزد محققین و محدثین تفاسیر
متداولہ مروجہ مشہورہ مین رطب و یابس و صحیح و
سقیم دونو مخلوط ہے سب مضامین معتبر و محقق نہین
ہین بعض بات صحیح بھی ہے تفسیر مجمع البیان طبرسی
و سیرت ابن ہشام مین در باب اس آیت کی یہہ
لکھا ہی کہ احبار یہود جب آیات قرآن کو سنتے تو
کہتے تھے کہ یہہ کیا ہی ھٰذَآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ۔
یعنے اگلونکی کہانیان ہین پس مین بھی انبیا کا قصہ
بزبان عربی بناکر کہہ سکتا ہون کہ میں بھی اوتارا
جیسا کہ نازل کیا اللہ نے اور عبداللہ ابن ابی سرح
نے کبھی ایسا دعوی نکیا پس اسپر روایت سے مطلب
قرآن کا موافقت رکھتا ہے یعنے یہود سے نکہ عبداللہ
سے اور محدثین عبداللہ کو کاتبان وحی مین نہین
شمار کیا ہے اور عبداللہ کی روایت کو نا معتبر تصور
کیا ہی چنانچہ سیرت الحمدیہ و سیرت الحلبی مین تفصیل
اسکی موجود ہی اور عبداللہ ایک خراب آدمی تھا
کہ آیات قرآن کو تغیر دیا کرتا تھا یعنے بجای سمیعاً
بصیرا کی علیما حکیما بناتا تھا جب عقل کے بھی خلاف ہی
کہ ایسے مفسد آدمی کو عہدہ کتابت وحی کا ملی بلکہ یہہ شخص
خارج البلد کرادیا گیا تھا چند بار مسلمان ہوا
اور پھر مرتد ہوا قبیلہ بنی امیہ سے تھا۔

سورہ جن پارہ ۲۹ - اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ
فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا
اعجاز القرآن مین اعتراض یہہ ہوا ہی کہ مفسرین
کہتے ہین کہ ہمراہ جبرئیل حامل وحی کی ملایکہ ساتھ
آتے تھے اسلئے کہ شیطان آیات منزلہ مین تصرف
نکرے جواب بیشک مفسر کی یہہ رای ہوی مفسر
کچھ معصوم سہو و خطا سے نہ تھی مفسر کے رای بلا
ذکر حدیث ہی اسکو تفسیر بالرای کہتے ہین اور بموجب
حدیث سنن ابوداؤد کی قال النبی من فسر القرآن
برایہ فلیتبوا مقعدہ من النار صحیح ترمذی
و نخبۃ الفکر کی تغیر بالرای دون الحدیث گویا
قیاسی مضمون ہوا اسلئے نا معتبر ہی اور چونکہ مفسر
صاحب کو وقت تصنیف کتاب تغیر کی کوئی حدیث
یاد نہ آئی اپنی رای لکھدیا اور ایسا بہت جگہہ پر
واقع ہوا ہے تفسیر کبیر مین ہے کہ یہہ آیت در باب
عصمت انبیاء کی نازل ہوی ہے یعنے خدا اپنا فرشتہ
یعنے روح القدس اوپر مثل چوکیدار یا پاسبان کے بھیجتا ہے
تاکہ تبلیغ احکام مین بوجہ بشریت کے سہو و خطا نہ سرزد
ہو گویا روح القدس محافظ انبیا ہی اور اس کا مضمون تو
وہی ہے جو کہ ۱- یوحنا باب ۵ نمبر ۷ اعمال باب ۱۳
نمبر ۲ و ۴ ایضاً باب ۲۱ نمبر ۱۱ مین ہی اور رسول مشہور
لفظ ہی کہ پیغمبر کو کہتے ہین اس رسول کے لفظ سے جبرئیل
مراد لینا بعید القیاس و غلط فہمی ہے اور کسی عالم مسلمان
کی یہہ رای بھی نہین ہے کہ ہر مضمون تغیر کا حق ہے حتی کہ

بیضاوی مشہور تفسیر مین صدہا غلطی ہے بڑی بڑے علماء
لکھہ گئے ہین - سورہ بنی اسرائیل وَمَا مَنَعَنَا اَنْ
نُرْسِلَ بِالْاٰیَاتِ اِلَّا اَنْ کَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ -
اس آیت سے میزان الحق وہدایت المسلمین وتاریخ
محمدی وخطوط بنام جوانان ہند مین یہہ اعتراض کیا
ہے کہ پیغمبر اسلام کو معجزہ نہ تھا اس جگہہ صاف انکار
وارد ہی عیسائی نے بدانست خود زبردست سوال
سمجھا ہی جواب ہان تفاسیر مین ہی جب سوال معترض
ایسا ہی لکھا ہے مگر تفسیر کبیر ومجمع البحار وہنایہ ابن اثیر
ین آیات سے احکام مراد لیا ہے بہرکیف سوال کا نتیجہ
یہہ ہے کہ ایک جگہہ کی نفی سے نفی استمراری سمجھو گئی
ظہور معجزہ حسب ضرورت ہوتا ہے اگر نفع وتاثیر قلوب
کفار مین متیقن ہوتب بیکار ہی کیونکہ کفار مکہ باوجود
معائنہ معجزہ کے ساحر جادوگر کہتے تھے البتہ جہان
تاثیر بخش نرم دل حق پسند مین محتمل ہے ظاہر ہوتا
ہے وبرفرض تسلیم سوال معترض کے متی باب ۱۲ نمبر
۳۸ تب بعضے کاتبون اور فریسیون نے پھر کہا
ای استاد ہم چاہتے ہین کہ تیرا ایک معجزہ دیکھین
پر اوسنے اونھون کو جواب مین کہا اس زمانہ کے بدذات
اور حرام کار لوگ معجزہ ڈھونڈتے ہین پر اونھین کوئی
معجزہ سوا یونس نبی کے نشان کی دیکھایا نجائیگا -
مسیح نے صاف انکار کیا کہ معجزہ کبھی دیکھایا ہی نجاویگا
وطالبین معجزہ کو بلفظ حرام کار کے گالی دیا یہہ بات
تو اونکی جہل وفروتنی کے برخلاف ہی پس عیسائی کو لازم
ہے کہ مسیح کے معجزہ سے انکار کرین فرقہ تھیسٹ اسی

آیت سے بانکار معجزہ استدلال کرتا ہی اور کتاب
لایف آف جیزس کرائسٹ بنری مارٹین مین ہے کہ
ایک مریض کو تیل ملکر چنگا کیا تھیسٹ کہتا ہے کہ
معجزہ وہ ہی جسمین کسی شئی کا لاگ نہو اور تیل ملنا یہہ
تو ایک قسم کا علاج طبی ہوا کفار لوگ مسیح کے معجزہ
پر یہہ بھی اعتراض کرتے تھے کہ بعل ذبوب کے طاقت
سے بد روحون کو بھگاتے ہین عمدۃ المفسرین جناب
مستر ڈاکٹر ریورنڈ موریسین صاحب امریکن بھی تفسیر
متی مین معجزات مسیح کے منکرین مین رہے ہو بھی کل انبیاء
کے معجزات کا منکر ہے شاید پادری صاحبان عالی شان
کتاب مستر ہارکر نہ پڑھی ورنہ فرانسس نیومن ہال
پلمر فیسر یونیورسٹی لندن کی کتاب ملاحظہ فرماتے
فرمایا ہے جس سے فضیلت دین عیسوی کی تابان
ودرخشان ہوے اسوقت تمام فلاسفر یورپ معجزات
انبیاء کے منکر ہین وہ کہتے ہین کہ سحر ونظر بندی
وشعبدہ وطلسم وتراکیب ادویہ کمشری سے بھی معجزہ
معلوم ہوتا ہی ذرہ پادری صاحب بمقابلہ نیچر فلاسفر
کی مسیح کا تو معجزہ ثابت کر دیکھاوین پھر مسلمان
پر پیش وہ یہہ کہتے ہین کہ ماخوق الانسانیت کی
قوت بنی کو ملنا خلاف قانون قدرت کے ہے رسالہ
معجزات حق وباطل مین کچھہ جواب دیا ہے مگر ہوم صاحب
وہ بلا کا ذہین تھا جسکا جواب یہی ہوا کہ انبیاء کو
ایک علم دیا گیا جس سے دیگران محروم ہون اونکو
نظر دنین وہ معجزہ معلوم ہو یہہ تو تعریف معجزہ کے
خلاف ہوا بلکہ معجزہ وہ چیز ہے کہ قانون قدرت

کو توڑ دینے والا ہے- روحانی تعلیم وجسمانی تعلیم
عیسائیون کا برابر ہمیشہ یہہ اعتراض ہوتا چلا آتا
ہے کہ قرآن مین جسمانی تعلیم وشہوت پرستی کی باتین
ہین اور انجیل مین بالکل روحانی تعلیم ہے جواب
اصطباغ وعشاء ربانی نکاح طلاق زکوۃ دعا
سبت اقرار ایمان کفر طمع مہمانی امر
بالمعروف ونہی عن المنکر تحصیل علم نماز روزہ
نذر غسل بنای اسکول بنای چرچ تصنیف
وکتابت ترجمہ کرنا وعظ لکچر تفاسیر کرنا-
گواہی- یہہ وہ مسایل ہین جسپر عیسائیون کا برابر
عمل ہے اور سب عہد جدید مین موجود ہی اور کنکار
ڈنس سے نکال لیوے پس یہہ سب احکام بھی جسمانی
تعلیم ہے اور روحانی تعلیم علاوہ اسکے جو کچھ مسیحی ذکر
کرتے ہین وہ سب تو بالکل کتب اخلاق مثل اخلاق
ناصری واخلاق جلالی واخلاق محسنی و
تہذیب الاخلاق ابن مسکویہ وکتب تصوف
مثل کتب کیمیای سعادت وفصوص الحکم واحیاء
العلوم غزالی وفتوحات مکی ویواقیت وجواہر
ومکتوبات صدی ومکتوبات مجدد الف ثانی و
مثنوی معنوی ودیوان حافظ وغیرہ مین بہت ہی
انگریزی مین بھی قدیم وجدید مصنفون کی بکثرت
کتاب چھپے ہین حکماء ہند وفارس ویونان کی کتابین
آج ملتی ہین پھر اسپر فخر وخود ستائی کیسی مگر حقیقت
تو یہہ ہے کہ پادری صاحبان کو عربی کا علم تو ہی
نہین اونکا کہنا کیسا ہی جسطرح پر کوئی آنکھ بند
کرکے گولی چلادے فرقہ تہیست کی جب صرف انجیل سے
سیدی نہوی تب وہ اخلاقی شریعت ہر فرقہ سے
لینا واجب جانتا ہی چنانچہ برہمو ان تعلیم پر کوس
طریقہ افلاطونی مذہب سے قریب قریب ہے چنانچہ اسی
وجہ سے ایشیا کوچک وگریک وروم وافریقہ مین
اس تعلیم کی تاثیر پہیلی فرقہ قدیم نے بھی ایسی تقلید
بغرض تائید ونصرت مذہب خود مذہب بودہ و
ساسانیان وفلاسفہ سے اپنے عقاید مین مخلوط
کیا تاریخ کلیسیا رومن وتاریخ میور صاحب تاریخ
کلیسیا کا مجموعہ دیباچہ کتاب آگستینس مسیحی
دین کا تاریخ کلیسیا مین درقون بھرا ہوا ہی ایجن
جو کہ برانامی اسقوف ہی وہ فلسفہ کو شریک کرتا تھا
آج اس باتکا منکر کون ہوسکتا ہے خود قرآن مین
سورہای مکیہ مین خاص کرکے اخلاقی شریعت
وروحانی تعلیم جسکو حکماء تہذیب الاخلاق واہل
طریقت تصوف کہتے ہین صدہا آیات ہین اکثر تو
تعلیمات بائبل سے مطابق ہی انجیل کی کوئی ایسی تعلیم
نہین ہے جو کہ احادیث وقرآن مین نملی یہہ شریعت
اسلام جامع جمیع شرایع انبیاء ہشین ہے اگر عیسای
بھائی ندیکھین اور واہیات اعتراض لکھا کرین تو
وہ معقولہ ہے

شعر

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

چونکہ رد اسلام مین کوئی دلیل تو مل نہین سکتی پھر
بیہودہ کیا کرین اور ترقی مشاہرہ وانعام تصانیف کا

میشن سوسایٹی سے دبڑے دبڑے القاب وخطاب
استتار اُف اندیہ کا کسطرح پردے اسیوجہ سے
کتب مذہب مسیحی نظرین علماء اسلام کے مہمل و بے
اعتبار ہے ذیعلم لوگ دیکھتے بھی نہین ہین اتنا نہ
سمجھے کہ بقول میور صاحب کے شہادت قرآنی بر کتب
ربانی و جامع سیل دگبن و اسپرنگر وایرونگ وجان
دیون پورٹ وفاندر صاحب کی قرآن گویا بائبل کا
خلاصہ ہے تب روحانی تعلیم ضرور ہوگی -
سورہ کہف پارہ ۱۶ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ
وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا
قَوْمًا ؕ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا
تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا
سِتْرًا ؕ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ
قَوْلًا ؕ قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ
وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا
وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ؟ پادری فاندر صاحب و
پادری عماد الدین صاحب و مصنف خطوط بنام
جوانانِ ہند نے اعتراض یہہ کیا ہے کہ آفتاب
پانی و دلدل مین ڈوبتا ہی دیکھا اور بجاے غروب وجاے
طلوع آفتاب پر سکندر پہونچا اور سکندر بت پرست
تھا مسلمان خدا پرست کہتے ہین یہہ سب جھوٹ ہے
جواب تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری و تفسیر سراج
المنیر خطیب شربینی مین لکھا ہے کہ آیات منزلہ قرینہ

بروفق محاورہ انسانی ہر مرد و زن صغیر و کبیر جاہل
و عالم یون ہی بولتا ہے کہ جب صبح ہوی آفتاب طلوع
ہوا و جب شام ہوی بولتا ہے کہ آفتاب غروب ہوا
اور ایسا ہی محاورہ بائبل کا بھی ہے پیدائش
باب ۱۵ نمبر ۱۲ جب آفتاب غروب ہونے لگا ایضاً
باب ۳۲ نمبر ۳۱ - آفتاب اوسپر طلوع ہوا اور لنگار
دلش اسپر مہبت ہی اگر مصنف قرآن کا علم ہیئت پر
ہمین بیان کیا تو ایک ہی بات ہوی بائبل کب علم
ہیئت پر ہے حضرت یوشع بن نون کے لیے آفتاب کہرا
رہا یہہ تو سب اہل علم جانتے ہین کہ آفتاب طلوع ہوتا
و نہ غروب آسمان گردش کرتا ہے یا زمین گرد
آفتاب کے گھومتی ہے اور جب کوئی جہاز پر سوار
ہوتا ہے اور سمندر مین جہاز چلتا ہے تو دنیا کیطرف
نظر نہین آتی بجز پانی کے اور بظاہر دیکھنے مین
یہی نظر آتا ہے کہ اسی پانی سے آفتاب نکلا و پھر
اسی پانی مین آفتاب ڈوب گیا اور کتاب سفر نامہ
وسائر چھاپہ دہلی صفحہ ۱۳۶ مین لکھا ہے کہ سکندر
نے بعد فتح فارس وقتل دارا یزدان پرستی اختیار
کیا اور خدا نے اوسپر مہربانی نازل کیا اور وہان
پر بتفصیل تمام اس حکایت کو لکھا ہے اور وہ کتاب
مذہب مجوس کی ہے اگر مسلمان کی ہوتی تو ضرور
جھوٹی ہی کہی جاتی یا جوج و ماجوج کا ذکر تفسیر شہادت
باب ۲۰ نمبر ۸ پادری الیٹ صاحب صفحہ ۱۲۶ چھاپہ
لاہور خرق اہل باب ۳۸ نمبر ۲ و باب ۳۹
کتاب تقدیس اللغت و لغات کتاب مقدس لغت

جوج مین اور مگنشری آف نہری اندا اسکاٹ حزقیل
بنی کی اور تفسیر سراج المنیر شربنی دونون مین بھی
لکہا ہے کہ جوج نام قوم وقبیلہ کا ہی اور ماجوج اوس
سرزمین کا جہان پر وہ بستی ہین یعنے تاتار ہی اور وہ قوم
ترک ہین انکا بہت قبیلہ ہے چنانچہ تاریخ تیمور خان
عربی چھاپہ کلکتہ مین مندرج ہے اور جغرافیہ بانا
جہان نما صفحہ ۴۵ مین لکہا ہے کہ سرحد فارس پر
سکندر نے دیوار بنائی ہے اور تاریخ دینی ودنیوی
پادری برادہیدصاحب چھاپہ مشن پریس صفحہ
۳۲۲ سکندر کا لقب ذوالقرنین ہے مجھے کمال
تعجب ہے کہ باوجود بہ تاریخ دانی وجغرافیہ دانی
علوم جدیدہ یورپ کے اس جگہہ پر جاہلانہ کیون
اعتراض کیا ہے اب لازم ہی کہ اس سوال کو عیسائی
بھائی واپس کرلیوین اور صلحنامہ داخل کرین کہ
پھر ایسی جہالت نہ خرچ کیا کرین کچھ عشاء ربانی
کے لئے رکھہ چھوڑین Alexander
یونانی مین نام اسکا الگزندروس ہے میزان الحق مین
یہہ سوال ہے کہ سورہ ہود ۴۲ و ۴۳ آیت مین ہے
کہ حضرت نوح کا بیٹا کشتی پر نہ سوار ہوا اور پہاڑ کی
چوٹی پر جا بیٹہا اور ڈوب گیا پادری صاحب جنکا
خطاب ولقب ولایت سے ال ال ڈی کا ہوا لکہتے
علامہ عصر کہتے ہین کہ بائبل مین نوح کے تین بیٹے مذکور
ہے اور وہ سب کشتی پر ساتھہ ہین پسر چہارم نوح کا
قرار دینا یہہ قرآنکی جہوٹ بات ہے جواب تواریخ
اسلامیہ وکتب تفاسیر مین پسران نوح سام حام
یافث تین ہی لکہا ہے اور یہہ پسر چہارم زوجہ نوح
کا پسر تھا دلیل اسپر یہہ ہے کہ حضرت نوح نے کہا
وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ
اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ
الْحٰكِمِيْنَ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ حضرت نوح نے اپنے استغاثہ
مین کہا کہ مِن اَہلی اور نہ کہا مِن اِبنی ابن پسر کو کہتے
ہین اور اہل اسکو جو کوئی خاندانی یا قرابت مند ہو تو
آیت سے یہی پسر صلبی نکلتا ہی پادری صاحب کو
اعتراضات کی جمع کرنیکا خوب شوق ہوتا ہے مگر تحقیقات
کا حوصلہ نہین چونکہ محنت کا کام ہی حالانکہ تفسیر
قرآنکی بزبان انگریزی جارج سیل وترجمہ بیضاوی
موجود ہے اسکو بھی کہولکر کے نہ دیکہا اور اسقدر نہ
سمجہا کہ اسلام جو کہ تمام دنیا مین پھیلا اور بارہ
سو برس کا زمانہ گذرا برخلاف ایک حقیقی واقعہ تاریخی
کی کیونکر ہوگا ذرہ تحقیق بہی تو کرلیوین مگر عدم توجہی
کا زیادہ سبب یہہ ہے کہ ہرایا نداز مسیحی کے پاس خود
جناب مسیح تشریف رکہتے ہین اور روح القدس
بغل مین مثل صلیب کہتاک کے رہتا ہے پھر اوسپر
بھروسا کرنا کہ غلطی بہلا روح القدس سے کب ممکن
ہے اس امتحان پر لازم ہے کہ سارٹیکٹ اِل اِل ڈی
کی واپس کردیوین -

سورہ قصص مین تابوت موسیٰ دریای نیل سے نکالا جانا
ذکر ہے اسپر اعتراض فاندر صاحب کا یہہ ہوا کہ
توریت مین ہے کہ دختر فرعون نے نکالوایا کتاب

خروج باب اور قرآن مین ہی کہ زونہ فرعون نے نکالا اس مخالغت سے قرآن جھوتا ہے۔

جواب پھر ویسی ہی غلطی پادری صاحب سے ہوی قرآن مین آل فرعون و امراۃ فرعون کا لفظ ہے اور اکثر تفاسیر مین حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ دختر فرعون نے نکالا چونکہ آل کا لفظ اولاد دختر پر استعمال ہوتا ہی اب حق کیواسطے اسقدر روپیہ کتاب کے چھاپنے مین صرف ہوا افسوس اگر وہی روپیہ غریب عیسائی بھائیونکی پرورش مین صرف ہوتا تو آسمانی بادشاہت کے مستحق ہوتے۔ بہت مشہور قصہ و تختہ مشق اعتراض کا حکایت زینب بنت جحش ہے سورۂ احزاب پارہ ۲۲ - اس قصہ کو میزان الحق و تواریخ محمدی مین فسانہ عجائب کے طور پر عاشقانہ مضمون سے خاص ذہب کا نمک مرچ لگا کر کے تمسخر کے ساتھ لکھا ہی جو کہ شان سے مسیحی کلیسیا و خادم دین کی بعید ہی بہرکیف اعتراض یہہ ہے کہ پیغمبر عرب بخانہ زینب گئے اور حسن و جمال دیکھہ کر کے سانس بھرنے لگے اور عاشق ہو گئے اور ایک دعوت مین بولایا دبار بار قریب پردہ کے عالم بے تابی مین گھورنے کو جایا کرتے تھے اور بلا نکاح کے جورو بنالیا۔

جواب ہمارے مذہب اسلام مین احادیث موضوع کی ہیں کہ پیچھے محدثین نے اوسکو انتخاب کر کے جدا کیا ہا اسوقت بھی ایسا ایسا دلایل بنا پر کے ہی نہین۔ رسالہ موضوعات ملا علی قاری و موضوعات قاضی شوکانی یمنی و شرح سفر السعادت و عجالہ نافعہ و خاتمہ جلد چہارم مجمع البحار و مواہب اللدنیہ و شروح صحیحین و نخبۃ الفکر و موضوعات ملا نور الدین و موضوعات حسن صغانی و موضوعات علامہ سیوطی و موضوعات ابن جوزی وغیرہ ہی زینب بنت جحش قرشی قرابت مند تھین اور قبل نزول آیہ حجاب کے حسن و جمال سے واقفیت تامہ تھی اور زید پسر خواندہ سے خود آنحضرت نے عقد کرا دیا تھا پس اختیاری امر کو کیون دوسرے کی تزویج مین جانے دیتے اور زید نے طلاق دیدیا اور مبنی کوئی شرعی قرابت دار نہین ہے ہان عرف و عوام مین لوگ بول سکتے ہین مگر اسکا کیا اعتبار نکاح کا ہونا سیوت الحلبی مین لکھا ہے ہان تفسیر مین نہین لکھا ہے اور پردہ کے پاس آمد و رفت یہہ تو جور تور خاصہ عیسائیت کا ہی اگر عبارت کتابا سیوت نقل کرتے البتہ جوابدہی تھی اور عقد پہلی کر دینا اور پھر ثانی عقد ہونیکی وجہ منحصر تاریخ پر ہے تاریخ محمدی مین یہہ سوال سوا ہے کہ پیغمبر اسلام نماز مین سورہ والنجم پڑہا و براہ خوشامد بت پرستون کے ایک جملہ غرانیق العلی ابنا کر کے پڑہ دیا اور لات و عزی سے شفاعت مانگی۔

جواب اس روایت کو شرح مواقف و تفسیر کبیر و مواہب اللدنیہ مین موضوع لکھا ہی پس موضوعات سے الزام دینا یہہ تو ویسا ہی ہے کہ ہمسی اون مقابلون کو جنکو تواریخ کلیسیا دانستہ دانستہ

ہین جعلی کتاب کتہلک کے کہتے ہین الزاماً لکھہ دین
اور پادری قبول کرلیوین اور احادیث صرف مسلمانون
ہی مین ہوتی اور عیسایون مین ہنوتی تو البتہ طعن
کی جگہہ تھی مگر ہم سے زیادہ اونمین موضوعات احادیث
ہین کہ اسکا ذکر تحقیق انجیل و تحقیق فرقہ مین گذرا
اور ہم بڑہ گریز عیسائی کے مقابلہ مین نہین کہتے
بلکہ صدہا برس پیشتر ہمارے علماء نے موضوعات
کو چھانٹ کر لکھہ گئے ہین مگر جو موضوع حدیث
غفلت سے اگلون کی کتابون مین مندرج پاگئے
اب اوسمین سے نکلنا دشوار ہے اسی تحقیق کے لیے علم
اسماء الرجال و علم اصول فقہ و اصول حدیث
و اصول تفسیر قرار دیا و برابر درس مین مروج ہے
عیسایون مین تو کوئی کسوٹی ایسی نہین ہے کہ کھرا
کھوٹا پہچانا جاوے مسٹر سا سولیس صاحب
ہتہم ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ پشت پر کتاب
اصابہ کے انگریزی مین لکھتے ہین کہ یہہ علم خاص
کر کے مسلمانون مین ہے اور یہی اسکے موجد ہی
ہین بہت عمدہ علم ہے -

مسٹر محبوب مسیح ساکن بندرابن کے سوالون کا جواب

قولہ - آدم حوا کے بہکانے والے پرانے سانپ
عرف شیطان کو خدا نے اپنے علم مین ہمیشہ کے
لئے نیک جانکر پیدا کیا تھا -

اقول آدم کے بہکانے والے پرانے سانپ عرف
شیطان کو خداوند خدا نے اپنے علم مین کچھہ مدت
تک نیک اور کچھہ عرصہ تک فریب دہندہ جہانیان
پیدا کیا تھا لیکن خدا نے اسے اول نیک پیدا کیا جو
فرشتہ کے لباس مین تھا - چونکہ یہہ بیان کل
انجیل مقدس مین سوائے ایک مختصر درس کے اور
کہین نہین چنانچہ پیدایش ۳ باب ۱۴ - مین ہے
کہ یہہ باتین مین تجہہ سے صرف اس مطلب سے ہی
لکھواتا ہون کہ مجھے امید ہے کہ تھوڑے عرصہ مین
یہہ تجہہ سے ظہور لاینگی - اس لئے از روی آیات
قرآن مجید اسکا بیان مفصل طور پر کیا جاتا ہے -
واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا
الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین
(سیپارہ اول سورہ بقر رکوع ۴) ترجمہ اور جب
ہمنے کہا فرشتون کو کہ سجدہ کرو تم آدم کو پس اُن نے
سجدہ کیا لیکن ابلیس نے نہ کیا اور تکبر کیا اور ہوا وہ
کافرون سے اس آیت سے شیطان کا فرشتہ
ہونا ثابت ہے - ولقد خلقنکم ثم صورنکم
ثم قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا
الا ابلیس لم یکن من السجدین (سیپارہ
آٹھوان سورہ اعراف رکوع ۲) اور تحقیق ہم نے
تمکو پیدا کیا پھر تمہارے شکل بنائی پھر ہم نے کہا فرشتون
کو کہ سجدہ کرین آدم کو پس انھون نے سجدہ کیا مگر
شیطان ہوا سجدہ کرنے والون سے - اس آیت سے
بھی شیطان کا فرشتہ ہونا ظاہر ہے -
مصحف مقدس کے روسے فرشتون کے دو قسم ہین
ایک نوری اور دوسرے ناری نوری یا آسمانی -

فرشتون کی یہہ صورت ہی کہ وہ خدا کے فرمان
اور حکم کے ہرگز ہرگز نافرمانی نہین کرتے اور اسکی امر
کے خلاف کبھی سر نہین اٹھاتے مگر ناری یا زمینی
فرشتونکا یہہ حال ہے کہ اُن سے نافرمانی ہوجاتی
ہے چنانچہ شیطان بھی ناری یعنے ارضی فرشتون
مین سے ایک تھا- اگرچہ قرآن حمید مین بہت
مقامون پر اسکا بیان ہے مگر ان مختصر جوابون
صرف ایک آدھ لکھنے ہی کافی ہے قال اللہ تعالی

قال ما منعك الا تسجد اذ امرتك قال

انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته
من طین ترجمہ کس چیز نے منع کیا تجھکو جبکہ ہم نے
تجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا اُسنے کہا مین اس سے اچھا
ہون کیونکہ تونے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور
تونے اسکو پیدا کیا ہے مٹی سے (سیپارہ اٹھوان
سورۂ اعراف رکوع ۲) انجیل مقدس سے بھی زمینی
فرشتون کا نافرمان ہونا ثابت ہوتا ہے "خدا
کے بیٹے آدمیون کے بیٹون کے پاس گئے (پیدایش
۶ باب ۴ ورس) اصطلاح انجیل مین خدا کے
بیٹون سے فرشتہ مراد ہین (دیکھو ایناں ۳
باب ۲۷ و ۲۸) معلوم ہوتا ہے کہ یہودا اور
پطرس بھی اپنی نافرمان فرشتون کی طرف اشارہ
کرتے ہین اور ان فرشتون کو جو اپنے اعلی حالت
مین نہ رہی بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُسنے
سزا کی ابدی زنجیرون سے تاریکی کے اندر روز
عظیم کے عدالت تک جکڑ کے رکھا-

(یہودا کا خط عام باب ۱ ورس ۶) کیونکہ جس
حال کہ خدا نے فرشتون کو جب اُنھون نے گناہ
کیا نہ چھوڑا (۲ خط پطرس ۲ باب ۴) خداوند
خدا نے اُسے نیک جانکر پیدا کیا تھا مگر وہ یہہ بھی
بخوبی جانتا تھا اور اُسکے علم مین یہہ بھی تھا کہ وہ
آخرکار بہکانے والا ہوگا چنانچہ بچہ جب پیدا ہوتا
ہے نہ اُسوقت اسکا کوئی مذہب ہوتا ہے نہ خدا شناسی
اور وہ بیگناہ ہوتا ہے اگر اسکی والدین مسلمان
ہونگے تو وہ اسکا ختنہ کردینگے اگر ہندو ہونگے تو
بودے یا جنیو رکھہ دینگے اور نار والدیتے ہین
اور اگر عیسائی ہون تو اصطباغ دینگے غرض بچہ
جب پیدا ہوتا ہے بالکل بے عیب ہوتا ہے چنانچہ
برمیا نبی کہتا ہے کہ مجھے فرشتون کے طرح خدا نے
بچہ پیدا کیا تھا-

القصہ جب شیطان نے مشیت ایزدی کے برخلاف
آدم کو سجدہ نہ کیا تو وہ ملعون ہوگیا اور اس کے
ملعون ہونے کے بعد کوئی خبر نہین-

قولہ یا تمام دنیا کا بہکانیوالا ہے سمجھکر جیسا
کہ وہ مدت سے ہے-

اقول یہہ سوال چونکہ سوال اول سے تعلق
رکھتا ہے اور اسکا جواب اوپر ہوچکا ہے اسلئے
بیفائدہ کاغذ کالا کرنے اور اخبار کے کالم سیاہ
کرنے سے کیا حاصل-

قولہ یا دونون طرح ایک مدت تک نیک فرشتہ
اور کچھہ عرصہ تک فریب دہندۂ جہان جانکر

بنایا تھا -

اقول اسکا جواب بھی اوپر مفصل ہوگیا -

قولہ کونی غیر الہامی شخص کسی الہامی حواری سے حکم کو رد کر سکتا ہے یا نہ -

اقول بیشک حواریون کے عام باتین الہامی اسوقت تسلیم کی جاتے ہین جس صورت مین کہ حواری خود اپنے آپ کو غیر الہامی ظاہر نہ کرتے ہون - اگر حواریون کا ہر ایک خیال الہامی تصور کیا جاوے تو خدا کے تمام کتب مقدسہ مین ایک بڑا بھاری انقلاب واقعہ ہوگا اور جس سے ایسا نہین کہ حضرات مسیحی بھی ایسے انقلاب کو جائز رکھین کیونکہ اس بھاری انقلاب سے تمام نبی جو آجتک آچکے ہین جو ہے ہین گے اور تمام کتب سماوی بے اعتبار ہوجاوینگے اسواسطہ کہ حواری تناسخ کے عقیدہ کے قائل تھے دیکھو اسنے یعنے مسیح نے جاتے ہوے ایک جنم کے اندھے کو دیکھا اور اسکے شاگردون نے کہا کہ ای استاد گناہ کسنے کیا اس شخص نے یا اسکے والدین نے جس سبب سے یہہ اندھا پیدا ہوا ہے (یوحنا ۹ باب ۱ و ۲) وہ محقق جو حواریون کے ہر ایک بات کو الہامی جانتا ہو اسکو کبھی نہین تسلیم کریگا کیونکہ ایسے اعتقاد رکھنے سے کفر لازم آتا ہے -

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حواریون نے یہہ خیال مسئلہ تناسخ یونانیون سے پایا تھا جب انکو منادی کرتے تھے کیونکہ افلاطون - ارسطو - اور گریشو

اس مسئلہ کے موجد ہین اسی واسطہ یہہ مسئلہ حضرت مسیح تک آن پہنچا -

یہہ ہم بھی بائبل کے مطالع سے دیکھتے ہین مسیح نے اُن کو الہام دیا تھا (متی ۱۰ - اورس) مگر یہہ قدرت انکی ہمیشہ نہوتی تھی یعنے طاقت الہامی مدامی نہین ہوتی تھی چنانچہ ہم بڑے رسولون کا حال ذیل مین تحریر کرتے ہین جن سے یہہ صاف صاف ظاہر ہے اگرچہ مسئلہ تناسخ سے بھی آپ سمجھ چکے ہون گے -

حضرت متی اپنے پہلے باب چھ آیت مین حضرت مسیح کا نسب نامہ حضرت داؤد سے لیکر اور ۱۲ ورس مین زروبابل کو لیکر تحریر کرتے ہین جو باطل لوقا کے نسب نامہ کے برخلاف ہے کیونکہ لوقا مسیح کا نسب نامہ داؤد کے بیٹے ناتھن سے لیکر معہ زروبابل ذکر کرتا ہے (لوقا ۳ باب ۳۱ و ۲۷)

دوم متی اپنے کتاب کے پہلے باب ۲۲ ورس مین لکھتا ہے یہہ سب کچھ اسواسطہ ہوا تاکہ جو نبی کے معرفت کہا گیا تھا پورا ہو دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عمانوایل رکھینگے - جسکا ترجمہ یہہ ہے خدا ہمارے ساتھ - یہہ اشارہ ہے یسعیاہ باب ۷ ورس کے طرف مگر آپ ذرہ بغور دیکھئے اور معنے سمجھے کہ یسعیاہ نبی کا کیا مطلب ہے اور متی کی کیا مراد - شاہ یہوداہ آخزیاہ یوتام بن عزیاہ کے عصر مین ایسا ہوا کہ شاہ آرام رضین شاہ اسرائیل فقح بن رملیاہ کے ساتھ یروسلم پر لڑنے چڑھا پر وہ فتحیاب نہوا اسوقت

داؤد کے گھرانے کو یہہ خبر دی گئی کہ آرام افرائیم کو
ساتھ لیکے فوج برہاتا ہے سو اُس کے دل اور اُسکے
لوگون کے دلون نے یون جنبش کھائی جسطرح
بن کے درخت آندہی سے جنبش کھاتے ہین تب
خداوند نے یسعیاہ کو حکم کیا کہ تو اپنے بیٹے شیار یاشوب
کو لیکے تالاب فراز کی دیوارے بہر کے سرے پر جو
رفوگرون کے میدان کے راہ مین ہے آخز سے جا مل
اور اُسے کہہ خبردار ہو اور بے قرار مت ہو ان ان
لکیئو کے دو دہوانوالے ٹکڑون سے آرامی رضین اور
رملیاہ کے بیٹے کے غصہ کے بھڑکنے سے مت ڈر
اور تیرا دل نہ گھبراوے ازبسکہ برخلاف آرام اور
افرائیم اور رملیاہ کا بیٹا تیرے برخلاف مشورت
کرکے کہتے ہین کہ آؤ ہم یہوداہ پر چڑہین اور اُسے
الٹا دیوین اور اپنے لیے اسے توڑ ناکرین اور
طابل کے بیٹے کو اسکے درمیان تخت نشین کرین اسلئے
خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے کہ اس منصوبے کو
پائداری نہین بلکہ ایسا نہوگا کیونکہ ارام کا
دارالخلافہ دمشق ہی ہوگا اور دمشق کا سردار
رضین اور ۶۵ برس کے اندر افرائیم ایسا کٹ
جائیگا کہ قوم کا کوئی نہ رہے گا اور افرائیم کا بھی
دارالسلطنت سمرون ہی ہوگا اور سمرون کا
سردار رملیاہ کا بیٹا اگر تم ایمان نہ لاؤگے
تو یقیناً قایم نہ رہوگے پھر خداوند نے آخز سے
خطاب کیا کہ خداوندا اپنے خدا سے کوئی نشان
مانگ خواہ نیچے زمین ہو خواہ اوپر بلندی کے پر

آخز نے کہا مین اپنے خداوند کو نہین آزماتا
نبی نے کہا ای داؤد کے خاندان اب تم سنو انسان
کو تھکانا تمہارے آگے نہایت چھوٹی بات ہے
سو کیا تم میرے خدا کو بھی تھکاؤگے باوجود
اسکے خداوند تمکو ایک نشان دیگا دیکھو کنواری
حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام امانوایل
رکھینگی وہ دہی و شہد کھائیگا جسوقت وہ
برا ترک کرنے اور بھلا پسند کرنے کا امتیاز پاوے
پر اس سے آگے یہہ لڑکا بد ترک کرنے کا اور نیک
پسند کرنیکا امتیاز کرے یہہ سرزمین جسسے تو برباد
کرتا ہے اپنے دونون بادشاہون سے چھوڑے
جاویگی۔ یہہ واقعہ مسیح سے ۷۴۲ سال پہلے
ہوا ہے اب دیکھنا ہے کہ آیا ۶۵ مین یہ پیشین گوئی
ختم ہوی یا عرصہ مستعینہ مین پوری ہوی یا نہین
پردوسرے باب مین ذرہ غور سے دیکھنے سے صاف
معلوم ہوجائیگا کہ یہہ پیشین گوئی پوری ہوچکی
چنانچہ یسعیاہ لکھتا ہے پھر خداوند نے مجھے کہا
کہ ایک بڑے تختی لے اور آدمی کے قلم سے اسپر
لکھہ کر مہیر شالال ہاش بز کے لئے اور کرمین
دیانتدار گواہون کو یعنے عوریاہ کاہن
اور ذکریاہ بن یبرکیاہو کو مقرر کرون اور
مین نبیہ کے پاس گیا سو وہ پیٹ سے
ہوئی اور ایک بیٹا جنی باقی آیندہ

نوٹ زمانہ سابق مین یہ دستور ہوتا تھا کہ نام لڑکے یا لڑکی کا
موقوعہ کے موافق رکھا جاتا تھا چنانچہ چند اسمائے ذیل مین تعلیم
کئے جاتے ہین - پیدایش ۱۷ باب ۱۱ و پیدایش ۲۹ باب

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔